السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے حج مفرد کی نیت کی تھی لیکن مکہ مکرمہ میں پہنچ کر اس نے اسے تمتع میں بدل دیا اور عمرہ ادا کر کے حلال ہو گیا تو اس کے لیے کیا فدیہ ہو گا؟ وہ حج کا احرام کب اور کہاں سے باندھے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

افضل یہی ہے کہ جب کوئی شخص حج یا حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھ کر آئے تو وہ اس کو عمرہ کا احرام بنا دے۔ صحابہ کرام جب مکہ میں آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسی طرح کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ ان میں سے بعض قارن تھے اور بعض مفرد اور ان کے پاس ہدی بھی نہ تھی تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اس احرام کو عمرہ کے لیے خاص کر دو، چنانچہ انہوں نے طواف و سعی کی اور بال کتروا کر حلال ہو گئے۔ ہاں البتہ جس کے پاس ہدی کا جانور ہو تو اسے بدستور حالت احرام میں رہنا چاہیے حتیٰ کہ وہ اپنے حج قران یا مفرد سے عید کے دن حلال ہو جائے۔ مقصود یہ ہے کہ جو شخص مکہ میں صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھ کر آئے اور اس کے ساتھ ہدی (قربانی) کا جانور بھی نہ ہو تو پھر سنت یہ ہے کہ وہ حج کے احرام کو فسخ کر کے صرف عمرہ کے لیے خاص کر دے اور طواف و سعی کرے اور بالوں کو کتروا کر حلال ہو جائے اور پھر حج کے وقت، حج کا احرام باندھے اس طرح وہ متمتع ہو جائے گا، لہذا اسے دم تمتع بھی ادا کرنا ہو گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ285

محدث فتویٰ